روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۵۷ | مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۶۵

مسجد شہید گنج کے متعلق وزیر اعظم پنجاب کا اہم بیان

وزیر اعظم پنجاب نے اپنے تازہ بیان میں جس تدبر۔ فرض شناسی اور رواداری کا ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ سوائے ان لوگوں کے جن کی غرض ملک میں پُر امن فضا پیدا کرنا نہیں۔ بلکہ شور وشر اور فتنہ و فساد پھیلانا ہے۔ ہر حلقہ اور ہر طبقہ سے خراجِ تحسین وصول کر رہا ہے۔ حفاظتِ مساجد کے نام سے پنجاب اسمبلی میں جو بل پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ وہ اس لحاظ سے تو نہایت ضروری تھا۔ کہ موجودہ قانون کی اس تشریح کے رو سے جو عدالت عالیہ لاہور کی اکثریت نے مسجد شہید گنج کا فیصلہ کرتے ہوئے کی۔ اور جس کے زیرِ اثر ایک مسجد جو عبادت کے لئے وقف کی جاتی ہے۔ اور ایک عام جائداد میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ جس طرح عام جائداد پر بارہ سال تک قبضہ مخالفانہ رکھنے والا موجودہ قانونِ میعاد کے مطابق اس کا مالک قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک مسجد پر بارہ سال سے زائد عرصہ تک قابض رہنے والا شخص بھی اس پر دائمی قبضہ کر سکتا ہے۔ اس لئے قانون میں ایسی ترمیم ہونی چاہیئے۔ جو مساجد کی تقدیس کے لئے ضروری ہو۔ اور قانونِ میعاد کے موجودہ نقص کو دور کر سکے۔ اسی لحاظ سے ہم نے لکھا تھا۔ کہ :-

"مسجد کی تقدیس کے پیش نظر یہ بہت اہم سقم ہے۔ اور جس رنگ میں مسلمانوں پر اس سقم کا اظہار ہوا ہے۔ وہ قطعاً فراموش کر دینے کے قابل نہیں ہے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کی مذہبی اور ملی حمیت سے مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ جلد سے جلد اس نقص کو دور کرایا جائے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ مروجہ قانون میں تبدیلی کرانے کے لئے سرگرم جدوجہد کی جائے۔ کیونکہ اب سوال صرف مسجد شہید گنج کی حفاظت کا نہیں رہ گیا۔ بلکہ تمام مساجد کی حفاظت اور ان کے احترام و تقدیس کے قیام سے متعلق ہو گیا ہے"

لیکن اس بل میں مسجد شہید گنج کے قضیہ کو حل کرنے کی جو صورت پیش کی گئی تھی۔ وہ قطعاً ناقابلِ عمل۔ اور حالات کو بہت زیادہ بگاڑ دینے والی تھی۔ یہی وجہ اس بل کو اسمبلی میں پیش نہ کرنے کا مشورہ دینے کا باعث ہوئی ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم نے کہا۔ "اپنے رفقاء کار کے کامل اتفاق رائے سے میں نے گورنر صاحب کو جہاں اس امر سے آگاہ کر دیا ہے۔ کہ اس صوبہ میں شہید گنج کے مسئلہ پر عوام کے جذبات بہت زیادہ برانگیختہ ہو چکے ہیں۔ وہاں میں نے انہیں اس امر سے بھی مطلع کر دیا ہے۔ کہ میں بحالاتِ موجودہ انہیں یہ مشورہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ ملک برکت علی صاحب کے بل کو **اس کی موجودہ صورت میں** پیش کرنے کی اجازت دیں"

چونکہ آنریبل وزیر اعظم نے اپنے بیان میں ان مشکلات اور خطرات کا نہایت وضاحت سے ذکر فرما دیا ہے جو از سر نو قانون بنوا کر مسجد شہید گنج پر قبضہ کرنے کی کوشش سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی شخص سنجیدگی کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مجوزہ مسودہ قانون کے متعلق وزارت پنجاب نے جو مشورہ گورنر صاحب کو دیا ہے۔ وہ مناسب نہیں ہے۔ پھر جب یہ دیکھا جائے۔ کہ موجودہ حالات کے ماتحت جو امور ضروری ہیں۔ ان کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے متعلق ضروری کارروائی کرنے کے لئے نہایت ذمہ وارانہ طور پر یقین دلایا گیا ہے۔ تو وزیر اعظم کے بیان کی قیمت اور اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مسلمان اس وقت کیا چاہتے ہیں۔ یہ کہ (۱) مساجد کی حفاظت کا انتظام ہو۔ اور (۲) مسجد شہید گنج کے متعلق باعزت سمجھوتہ ہو جائے۔ امر اول کے متعلق وزیر اعظم نے کہا۔ "تجویز ہے کہ اس ایوان کے ارکان کی ایک چھوٹی سی غیر رسمی کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو گورنمنٹ کو ایسی تجاویز کے متعلق مشورہ دے۔ جن کی بنا پر مطلوبہ قانون (جس سے عبادت گاہوں کی کما حقہٗ حفاظت ہو سکے) وضع کیا جا سکے۔ اور امر دوم کے متعلق اعلان کیا۔ کہ "اگر مسلمان اور سکھ باہم کوئی سمجھوتہ نہ کر سکیں۔ تو موجودہ گورنمنٹ اس مسئلہ کا ایک تسلی بخش اور منصفانہ آئینی حل دریافت کرنے کے لئے تمام آئینی ذرائع اختیار کرنے سے ہرگز گریز نہ کریگی۔ اور اس وقت بھی گورنمنٹ اسی جستجو میں مصروف ہے"

ظاہر ہے۔ کہ اس اعلان کے بعد بھی کوئی غیر آئینی کارروائی جاری رکھنا اور عوام کو اصل حقیقت سے ناواقف رکھ کر طرح طرح سے مشتعل کرنے کی کوشش کرنا نہ صرف پسندیدہ امر نہیں ہے۔ بلکہ خطرات کو خود دعوت دینا۔ اور ملکی فضا کو بگاڑنا ہے۔ موجودہ حکومت جبکہ اعلان کر رہی ہے۔ کہ وہ مساجد کی حفاظت کے لئے قانون پاس کرائیگی۔ اور یہ بھی کہہ رہی ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق اگر سکھ اور مسلمان کوئی سمجھوتہ نہ کر سکے تو وہ خود اسے طے کر دیگی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے متعلق سات بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے

مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری جو ۱۵ مارچ کو ڈنگہ میں سناتن دھرم کانفرنس میں تقریر کرنے کے لئے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ سے ضروری درخواست

اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر ۲۴ سال گزر چکے ہیں۔ اور پچیسواں سال شروع ہے۔ اس ۲۴ سالہ دورِ خلافت کے واقعات کا ذکر ازدیاد ایمان کے لئے نہائت ضروری ہے۔ کیونکہ بہت سے نئے لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور بہت سے بچے جوان ہو گئے ہیں۔ ان تمام کی واقفیت کے لئے اس خلافت موعودہ کے انتخاب کے واقعات نیز اللہ تعالےٰ کی مسلسل تائیدات کا سننا سنانا بہت مناسب ہے۔ اس لئے تمام احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں جلسے کر کے اللہ تعالےٰ کے اس نشان کی اہمیت بیان کریں۔ نیز خلافت جوبلی فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کریں۔ اب تو غیر مبائعین بھی اپنے ہاں جوبلی منانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور اس پر غور کرنے کے لئے "مجلس مشاورت" بھی منعقد کرنا چاہتے ہیں۔

امید ہے کہ احباب اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر اس سلسلہ کو اپنے اپنے ہاں کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گے:۔ خاکسار ابوالعطاء جالندہری

انسپکٹران بیت المال کی فوری توجہ کے لئے

چونکہ انسپکٹران بیت المال کو چند نہائت ضروری ہدایات دینی ہیں اس لئے انہیں چاہیئے کہ دفتر ہذا کو فوراً اپنے پتوں سے اطلاع دیں۔ تاکید ہے:۔ ناظر بیت المال قادیان

درخواست ہائے دعا

مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ میاں محمد حسین صاحب مردان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ بیمار ہیں۔ نیز ان کی لڑکی بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ بابو عبداللطیف صاحب مردان کا لڑکا بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا پوتا عبدالشکور سخت بیمار ہے۔ منشی محمد حسین صاحب کاتب قادیان عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ غلام حسین صاحب نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ شیخ ذکاءاللہ صاحب گجرات ایک امتحان میں کامیابی کے لئے شیخ مظفر احمد صاحب احمد نگر اپنی لڑکی قمر النساء و بھانجے اقبال احمد اور لڑکے منور احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے ۔م نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی طالبات دینیات کلاس درجہ اولیٰ بھی اپنے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں:۔

نمائندگان مشاورت کے لئے ایک نہائت اہم امر

مجلس مشاورت کا ایجنڈا احباب کرام تک پہونچ چکا ہے جس سے انہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ سلسلہ کو ان دنوں کس قدر مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ یقیناً آپ صاحبان ان کے حل کے لئے بہترین تجاویز پر غور فرما رہے ہوں گے۔ لیکن میں نہائت دردمندانہ طور پر یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ اگر آپ ایسا انتظام کر سکیں کہ ہر احمدی دوست اخبار الفضل کا مطالعہ باقاعدہ کرے۔ تو یقیناً بہت سی مشکلات کا حل ہو سکتا ہے۔ جماعت کے جس فرد تک اپنے امام کی آواز ہی نہیں پہونچ سکتی وہ سلسلہ کے لئے اپنے وجود کو کس طرح مفید بنا سکتا ہے۔ اور کس طرح وہ برکات حاصل کر سکتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے مخلصین کے لئے رکھی ہیں۔ پس آپ سب سے پہلے اس امر پر غور فرمائیں۔ کہ وہ کونسے ذرائع ہیں۔ جن سے آپ الفضل کو ہر احمدی تک پہونچا سکتے ہیں۔ تاکہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے آگاہ ہوتا رہے۔ اور ہر خدمتِ دین میں حصہ لے کر دین و دنیا کی کامیابی حاصل کر سکے:۔ مینیجر

کوئی بقایا دار کارکن یا نمائندہ نہیں ہو سکتا

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس منعقدہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو۔ ۲۱ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں پر کارکن یا نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

پس احباب کو چاہیئے کہ مقامی عہدہ داروں یا نمائندگان مشاورت کے انتخاب کے وقت دیکھ لیا کریں۔ کہ جو کارکن یا نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ ایسے احباب جنہوں نے نظارت بیت المال سے اپنے بقائے کی معافی لے لی ہو۔ یا شرح میں تخفیف کرائی ہو۔ وہ اس فیصلہ سے مستثنیٰ ہیں۔

شہری جماعتوں میں بقایا دار اس شخص کو سمجھا جائے گا۔ جس کے ذمہ تین ماہ کا بقایا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں میں اس شخص کو بقایا دار تصور کیا جائے گا۔ جس کے ذمہ ایک سال کا بقایا ہو۔ ناظر بیت المال

درخواستہائے وظائف قرضہ حسنہ و امدادی و زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کو مطلع رہنا چاہیئے۔ کہ وظائف یا امداد کی درخواستیں بھجوانے کا وقت ماہ اپریل ہے۔ اس ماہ میں تمام وصول شدہ درخواستیں جمع کر کے حتی الوسع ماہ مئی میں وظائف کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جو رقم بجٹ میں وظائف وغیرہ کے لئے منظور شدہ ہوتی ہے۔ ماہ مئی میں اس کی تقسیم کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ پس جو احباب نظارت ہذا میں وظیفہ وغیرہ کی درخواست بھجوانا چاہیں۔ وہ اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ ماہ اپریل میں درخواست بھجوائیں۔ اور یہ بھی مدنظر رکھیں۔ کہ اس قسم کے وظیفہ کے لئے علیحدہ فارم مقرر ہے۔ اور اسی فارم پر درخواست ہونی چاہیئے۔ مقررہ وقت سے آگے پیچھے آنے والی درخواستوں پر سوائے استثنائی حالات کے غور نہیں ہو سکتا۔ نیز جو درخواستیں مقررہ فارم پر نہ ہوں۔ ان پر بھی

مجلس انصارِ خلافت کے زیرِ اہتمام جماعت احمدیہ قادیان کا دوسرا جلسہ

چوبیس ۲۴ سالہ عہدِ خلافتِ ثانیہ کے برکات پر تقریریں

خلافت ثانیہ کے گزشتہ چوبیس سالہ عہدِ مبارک کے برکات وفیوض کے متعلق تحدیثِ نعمت کے طور پر ۱۴ مارچ مجلس انصارِ خلافت کے زیرِ اہتمام جماعت احمدیہ قادیان کا دوسرا جلسہ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی زیرِ صدارت بعد نمازِ عشا مسجد نور میں منعقد ہوا جس میں مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت وتبلیغ۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تقریریں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت وتبلیغ کی تقریر

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات اور مابعد کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ آخری زمانہ تک درس وتدریس کے ذریعہ جماعت کی تربیت میں منہمک رہے۔ آپ قرآن کریم کا درس اس التزام کے ساتھ دیتے تھے کہ گویا معلوم ہوتا تھا۔ یہی آپ کی غذا ہے عمر کے آخری ایام میں جب آپ بیمار ہو گئے اور صحت بہت کمزور ہو گئی۔ تو بھی آپ نے قرآن کریم کا درس بند نہ فرمایا۔ چونکہ مسجد اقصےٰ میں تشریف نہ لے جا سکتے تھے اس لئے آپ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع کر دیا۔ جب صحت اور زیادہ کمزور ہو گئی۔ تو گھر میں ہی درس فرماتے۔ آخر جب بیماری بہت بڑھ گئی۔ تو ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت قصبہ کے باہر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں آپ کو لے جایا گیا۔ خدام بھی وہیں آپ کے ساتھ چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بار بار حضور کی تیمارداری کے لئے کوٹھی میں تشریف لاتے اور بعد میں خود بھی وہیں تشریف لے گئے انہی ایام میں ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) کو بلایا۔ جب آپ تشریف لائے۔ تو اور بھی بہت سے طالب علم جو حضور سے قرآن کریم پڑھا کرتے تھے۔ موجود تھے۔ میں بھی حاضرِ خدمت تھا۔ آپ نے اس وقت مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ لکھو۔ اور پھر اپنی آخری وصیت لکھائی۔ وصیت تحریر کرانے کے بعد آپ نے اسے مولوی محمد علی صاحب سے پڑھوایا۔ اور پوچھا۔ کہ کیا یہ کافی ہے؟ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ ہاں کافی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کاغذ کو مولوی محمد علی صاحب سے لے کر اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ پھر وہ کاغذ نواب محمد علی خان صاحب کو دیدیا۔ اور فرمایا۔ یہ امانت ہے۔ اس کو جماعت کے سامنے پیش کر دینا غالباً اس واقعہ سے دوسرے یا تیسرے روز آپ کی وفات ہو گئی۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم تھی۔ ہر چہرہ انتہائی رنج والم کا مظہر بن گیا جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر لوگ پریشانی اور غم کی حالت میں نواب صاحب کی کوٹھی میں جمع ہوئے۔ لوگ حضور کا چہرہ مبارک دیکھتے۔ اور کرب واضطراب سے آنسو بہنے لگ جاتے۔ پھر باغ میں پھرنے لگتے۔ یا اِدھر اُدھر ٹہل کر غم غلط کرتے۔ اس غم واندوہ کی حالت سے پہلے بھی جبکہ ابھی حضور کا انتقال نہیں ہوا تھا۔ لوگوں میں درد وکرب کی حالت طاری تھی۔ ہم لوگ نمازوں میں نہایت تضرع اور زاری سے دعائیں کرتے۔ کہ خدایا۔ ہماری کشتی کا ناخدا جو ہمارا مربی ہے۔ ہمارا مونس وغمگسار ہے ہمیں الٰہی تعلیم دیتا ہے۔ ہمارے سر سے اٹھنے والا ہے۔ تو ہماری حفاظت کا انتظام فرما۔ جماعت یتیم ہونے والی ہے۔ تو اس کو اپنی پناہ میں لے۔ غرض وہ دن دعاؤں اور ابتہال میں گزرتے۔ آخر وہ وقت آگیا جبکہ جماعت کا نگہبان۔ جماعت کا مربی۔ جماعت کی کشتی کا ناخدا۔ اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔

جس روز حضور کی وفات ہوئی۔ اسی دن عصر کی نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی) نے اسی مسجد (نور) میں ایک پُر درد تقریر فرمائی یہ تقریر اس قدر مؤثر اور رلانے والی تھی کہ اب تک وہ منظر میرے ذہن میں تازہ ہے اور اس کی یاد کبھی بھول نہیں سکتی۔ اس وقت پھر یہ دعا کی گئی۔ کہ اے خدا حضرت خلیفہ اوّل کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ چکا ہے۔ اب ہمیں ایسے رستے پر چلا۔ جو تیری رضا اور خوشنودی کا موجب ہو ہمیں غلطی سے بچا۔ اور ہماری خود راہنمائی فرما۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی ہدایت فرمائی۔ کہ سب لوگ آج کی ساری رات دعاؤں میں گزاریں۔ اور اگلے دن روزہ رکھیں۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور مولوی محمد علی صاحب دونوں قریب کے گاؤں کھارا کی طرف چلے گئے۔ میں ساتھ نہیں تھا۔ مگر ہمیں یہ اطلاع ملی۔ کہ ان میں گفتگو خلافت کے مسئلہ پر ہوئی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کہتے تھے۔ کہ کوئی خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جانشین ہے۔ لیکن حضرت امیر المومنین فرماتے۔ کہ خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے۔ خواہ کوئی ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ خلیفہ ضرور ہو۔ اور خواہ آپ ہی ہوں۔ میں آپ کی بیعت کر لوں گا۔ مگر مولوی صاحب آخری وقت تک اس بات پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔

ساری جماعت رات کو دعاؤں میں مشغول رہی۔ ہر طرف سے غم واضطراب اور درد وکرب کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اس رات ایک یا دو بجے کے قریب ہمیں معلوم ہوا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ یہ ٹریکٹ باہر کی جماعتوں کو حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی وفات سے قبل ہی ڈاک کے ذریعہ بھیج دیا گیا تھا۔ اور اسے لاہور کے سٹیشن پر باہر سے آنے والے لوگوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اس ٹریکٹ میں لکھا تھا۔ کہ کوئی خلیفہ منتخب نہیں ہونا چاہیئے اس ٹریکٹ سے لوگوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ اور اس کے متعلق تمام لوگوں کا اندازہ یہ تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق کسی کے دل میں اگر پہلے کوئی اچھا خیال جاگزین تھا۔ تو اس ٹریکٹ سے وہ بھی زائل ہو گیا۔ یہ تھا اس ٹریکٹ کا اثر جو اس واسطے شائع کیا گیا تھا۔ کہ جماعت کو اپنا ہم خیال بنایا جائے:۔

دوسرے روز ہم لوگوں نے روزہ رکھا۔ باہر کی جماعتوں کے اصحاب متواتر آ رہے تھے اور تمام کے تمام دعاؤں میں محو تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس بات کے سخت خلاف تھے۔ کہ کوئی خلیفہ منتخب نہ ہو اور یہ کہ صدر انجمن احمدیہ ہی جماعت کی مطاع ہے آپ سمجھتے تھے۔ کہ اگر یہ خیال جماعت میں پیدا ہو گیا۔ تو جماعت کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ آپ نے غالباً کچھ مشورہ کے بعد اس مفہوم کے کاغذ چھپائے۔ کہ جو لوگ یہ چاہتے ہوں۔ کہ حضرت خلیفۂ اول کے بعد دوسرا خلیفہ منتخب ہو اور وہی حقیقی مطاع ہو۔ وہ اس کاغذ پر دستخط کر دیں۔ اور جو لوگ اس کے خلاف ہوں۔ وہ دستخط نہ کریں۔ اس کے بعد یہ کاغذ لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ میرا اندازہ ہے۔ کہ جس فرد کے سامنے بھی وہ کاغذ پیش کیا گیا۔ اس نے بخوشی اس پر دستخط کر دیئے۔ عصر کی نماز تک کثرت سے لوگ قادیان پہنچ چکے تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) نے اسی مسجد میں نماز پڑھائی۔ اور اس کے بعد یہیں ٹھہر گئے اس وقت قاضی سید امیر حسین صاحب رضؓ آپ کے پاس آئے۔ اور کہا۔ آپ میری بیعت لے لیں لیکن حضور نے اس وقت بیعت لینا ناپسند فرمایا۔ اس کے بعد حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی وصیت پڑھ کر سنائی۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب نے تقریر کی۔ جس میں کہا میں جماعت میں سب سے معمر ہوں۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میں خلیفہ بنوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی سب سے زیادہ خلافت کے اہل ہیں۔ یہ سنتے ہی سب لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ جماعت آپ کی بیعت کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ تو حضور کھڑے ہوئے اور تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو تم میرے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو۔ لیکن میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تم میرے ہاتھ پر بیعت کروگے۔ تو تمہیں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ نیز فرمایا تمہیں ان تمام تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہو جانا چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ کے راستہ میں پیش آنے والی ہیں۔ غرض اس تقریر میں آپ نے خدمت اسلام کے متعلق اپنے ارادوں اور عزائم کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کو آگاہ کیا کہ انہیں کیا کیا قربانیاں کرنا پڑیں گی؛

اس وقت مولوی محمد علی صاحب کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے مگر شیخ یعقوب علی صاحب نے انہیں روک دیا۔ اور کہا اب ہم آپ کی بات سننا نہیں چاہتے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے چند ساتھی اٹھ کر چلے گئے۔ پھر ساری جماعت نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد ہائی سکول کے عقب کی گراؤنڈ میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کا جنازہ پڑھایا گیا یہ سب سے پہلی نماز تھی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت خلیفہ پڑھائی۔ نماز کے بعد جنازہ مقبرہ بہشتی میں لے جایا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کو دفنایا گیا۔ ہم آخری بار آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر وہاں سے واپس ہوئے۔ راستہ میں ہی تھے کہ مغرب کی اذان ہو گئی۔ تمام لوگوں نے روزہ افطار کیا۔ مسجد مبارک میں آکر سب سے پہلی مغرب کی نماز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں پڑھی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے منشاء کے ساتھ خلافت ثانیہ کا قیام عمل میں آیا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھا اور غلطی سے بچا لیا۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی پوری پوری پیروی کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے وارث بنیں اللھم آمین

جناب مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب کی تقریر

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا تھا۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے مکالمہ سے نوازا۔ چنانچہ خلافت کے ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپکو بتا دیا تھا۔ کہ میں تیرے دشمنوں کے شیرازہ کو بکھیر دوں گا۔ آپ کو اس وقت یہ الہام ہوا تھا۔ لیمزقنھم اور خدا تعالیٰ نے بعد میں اسی طرح کر دکھایا اس کے علاوہ آپ کو اور بھی بہت سے الہام ہوئے جن میں ایک یہ بھی ہے۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک عظیم الشان دن ہے کیونکہ اس دن خلافت ثانیہ کی ابتداء ہوئی۔ اس وقت خلافت سے انحراف کرنے والے کہہ رہے تھے کہ کسی واجب الاطاعت خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ تصرف کیا۔ کہ وہی لوگ جو ایک انسان کو واجب الاطاعت ماننے کے سخت خلاف تھے۔ اب یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک وہ ایک واجب الاطاعت امیر کے تابع نہ ہو۔ ۱۴ مارچ کا دن ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اسے معزول کر سکے۔ اور اسی کی اطاعت میں جماعت کی ترقی مضمر ہے۔ یہی وہ سبق ہے جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ایک خطبہ جمعہ میں جو حضور نے اسی مسجد میں مجلس شاورت کے پہلے روز فرمایا تھا بیان فرمایا تھا۔ ہمارا فرض ہے کہ اس سبق کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں۔ اور اسے اپنی اولادوں کے ذہنوں میں راسخ کر دیں۔ کیونکہ جب تک ہم اس نعمت الٰہیہ سے وابستہ رہیں گے خدا تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے افضال ہمارے شامل حال رہیں گے۔ خدا تعالیٰ وہ وقت کبھی نہ لائے کہ ہماری کسی کوتاہی کیوجہ سے ہم سے الٰہی تائیدات چھین لی جائیں ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اور ہماری آئیندہ نسلوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر؛

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی تقریر

اس کے بعد خان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے بھی خلافت ثانیہ کے قیام کے واقعات دیکھے ہیں۔ ہم لاہور سے قادیان آرہے تھے۔ لاہور سٹیشن پر مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ ہمیں دیا گیا۔ جس روز ہم یہاں پہونچے۔ اس دن صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اسی مسجد میں ایک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جماعت کو نوافل پڑھنے اور دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب کو شائد کسی نے کہہ دیا کہ میاں صاحب مسجد گئے ہیں۔ آپ بھی چلیں چنانچہ وہ بھی آگئے۔ میں مسجد کے محراب میں بیٹھا تھا۔ جس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر ختم ہوئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو بھی ان کے دوستوں نے کھڑا کیا۔ تا وہ بھی کچھ کہیں۔ مولوی صاحب کی ساری تقریر تو مجھے یاد نہیں۔ لیکن اسکی دو باتیں خوب یاد ہیں۔ اور انہی دو باتوں سے میں نے اس وقت فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ یہ شخص خلافت کے لائق نہیں۔ ایک بات مولوی صاحب نے یہ کہی کہ میں نے تو ہر حالت میں دین کی خدمت کرنی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس مسجد میں جھاڑو دیدیا کرو۔ تو میں یہی خدمت سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ بات مولوی صاحب دل سے نہیں کہہ رہے۔ کیونکہ ان سے یہ توقع کرنا ہی بعید از قیاس تھا۔ اور بعد کے واقعات نے اسے صحیح ثابت کر دکھایا۔

دوسری بات مولوی صاحب نے یہ کہی کہ اگر میری نیت میں کوئی فتور ہے تو خدا تعالیٰ مجھے ذلیل کرے۔ خدا کی قدرت ہے کہ اسی روز کی سہ پہر کو خدا تعالیٰ نے انہیں ذلیل کر دیا سہ پہر کو جب اس مسجد میں جماعت کے لوگ جمع ہوئے تو نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفہ اول کی وصیت پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد مولوی محمد احسن صاحب اٹھے۔ اور تجویز پیش کی۔ کہ خلافت کے لئے سب سے زیادہ اہل حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب کو ان کے چند ساتھیوں نے کہا آپ بھی تقریر کریں۔ جب وہ اٹھے۔ تو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے انہیں روکا۔ خدا جانتا ہے کہ وہی مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بحیثیت سکرٹری صدر انجمن احمدیہ تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہم تو جوتیوں کے زور سے چندہ لیں گے۔ اور لوگوں نے نہایت تحمل سے اس بات کو سنا تھا۔ اس موقعہ پر جب شیخ یعقوب علی صاحب نے انہیں جھڑکا۔ تو مجمع میں سے کسی ایک شخص نے بھی یہ نہ کہا۔ کہ انکی بات تو سن لو۔ میں نے اس وقت دیکھا۔ کہ جس طرح مکھن سے بال نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح چپ چاپ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے چند رفقاء وہاں سے نکل گئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے دکھا دیا۔ کہ صبح انہوں نے جو یہ کہا تھا کہ اگر میں بدنیتی سے یہ کہتا ہوں تو خدا مجھے ذلیل کرے۔ وہ سہ پہر کو پورا ہو گیا؛

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تقریر

اس کے بعد حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے چوبیس سالہ عہد خلافت کی برکات اور ترقیات پر تقریر کرتے ہوئے مختلف ذیلی عنوانات کے ماتحت مجمل طور پر جماعت کی ترقیوں کا ذکر کیا

(۱) ترقی چندہ (۲) ترقی جماعت (۳) ترقی تبلیغ (۴) ترقی کارکنان۔ (۵) ترقی ادارات۔ جس میں نظارتوں کی توسیع۔ اور تحریک جدید کے دفاتر بھی شامل ہیں۔ (۵) ترقی شوکت سلسلہ (۶) ترقی علم (۷) ترقی جماعت ہائے بیرونی (۸) ترقی مساجد (۱۰) ترقی قادیان جس میں آبادی کی وسعت۔ ٹیلی فون ٹیلیگراف۔ ڈاک خانہ بجلی اور پریس کا قیام شامل ہے۔ (۱۰) ترقی لٹریچر اور اس کی اشاعت۔ درس قرآن کریم۔ درس حدیث۔ اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۱۱) بیت اللہ کا حج کرنے والوں کی ترقی (۱۲) ترقی ایمان۔ (۱۳) ترقی مخالفت جو ترقی ایمان کے لئے ضروری ہوتی ہے (۱۴) یقینی بہشتیوں کی تعداد میں اضافہ (۱۵) نظام سلسلہ کا قیام (۱۶) قیام شریعت (۱۷) تمکین دین۔ کہ اس میں مسئلہ نبوت کی تمکین۔ مسئلہ کفر و اسلام کی تمکین اور تمام مسائل قرآنی کی تمکین شامل ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ علاوہ اور بہت سی پیشگوئیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اپنے کام اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں پورے ہوئے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھوں سے پورا ہوا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ کہ میں لنڈن میں لیکچر دے رہا ہوں۔ یہ رؤیا بھی آپ کے سچے جانشین یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ اس وقت پورا ہوا۔ جب کہ آپ لنڈن میں تشریف لے گئے اور وہاں حقانیت اسلام پر لیکچر دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا۔ کہ آپ دمشق کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ یہ رؤیا بھی آپ کے سچے قائم مقام کے ذریعہ پورا ہوا۔ پھر منارۃ المسیح کی تکمیل بھی آپ کے سچے خلیفہ نے کی۔

اسی طرح قبولیت دعا اور قرآنی حقایق و معارف کے نشانات بیّنہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو روز روشن کی طرح ظاہر فرما دیا۔ کہ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین ہیں۔

اس کے بعد حضرت میر صاحب نے بعض اعتراضات کے نہایت مدلل جواب دیئے۔ اور بارہ بجے شب دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

مولوی محمد علی صاحب کی ایک عجیب عادت

اعتراض بھی کرینگے اور نقل بھی اتاریں گے

مولوی محمد علی صاحب کی حالت بھی عجیب ہے ایک طرف تو ان کا یہ شیوہ ہے کہ جماعت احمدیہ اور اس کے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر کام پر اعتراض کرینگے۔ تبلیغ احمدیت کا کام ہو یا اشاعت اسلام کا۔ بیکاری کو دور کرنے کا کام ہو یا امداد بیوگان اور یتامیٰ کا۔ مولوی صاحب ضرور اس پر کچھ نہ کچھ نکتہ چینی فرمائینگے اور بر سر منبر کھڑے ہو کر فرمائیں گے۔ لیکن اعتراض اور نکتہ چینی کی اس عادت کیساتھ ہی ان کا یہ طریق بھی ہے۔ کہ جس بات کی وہ بڑے زور سے مخالفت کرینگے۔ اور اس میں سو عیب بتائیں گے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں کسی قدر فرق کے ساتھ خود وہی اختیار کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے ہمنواؤں کو اس پر کاربند ہونے کیلئے کہیں گے۔ خواہ ان کی بات کوئی سننے کے لئے بھی تیار نہ ہو۔ گذشتہ سالوں میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید جاری فرمائی اور اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اس میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شاندار قربانیاں کر کے اپنے اخلاص اور ایثار کا ثبوت دیا۔ تو پہلے تو اس پر مولوی صاحب نے اعتراضات کرنے شروع کر دئے۔ حتیٰ کہ تحریک جدید کو "ڈیال باغ جیسی سکیموں" کے مشابہ قرار دیدیا۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ کے بعد خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دکھائی دئے اور اپنی پارٹی سے اس قسم کے مطالبات کرنے لگے۔ جو تحریک جدید کے تھے۔ مولوی صاحب کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا "جو کام میں کرتا ہوں اس پر پہلے یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مگر پانچ دس سالوں کے بعد انہی کاموں کی نقل شروع کر دیتے ہیں"۔ لیکن اب تو نقالی بہت ہی جلد اختیار کر لی جاتی ہے جس کی تازہ مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

حال میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے جب یہ مبارک تجویز پیش کی۔ کہ خلافت ثانیہ کے پچیس سالہ عہد مبارک پر جماعت احمدیہ کو شکرانہ کے طور پر خلافت جوبلی فنڈ قائم کرنا چاہئیے۔ جس کی مقدار کم از کم ۳ لاکھ ہو۔ اور جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا جائے تو غیر مبایعین اور ان کے "امیر" اس تجویز پر بہت سٹ پٹائے۔ اور اپنی عادت کے مطابق اس پر اعتراض کرنے لگ گئے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اس تجویز کا تعلق کلیتہً جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اور وہ خوشی خوشی اس رقم شکرانہ کو جمع کرنے کیلئے تیار ہے۔ مگر اس سے غیر مبایعین اور ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب کو نہ معلوم کیوں تکلیف ہوئی۔ کہ انہوں نے اس کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اخبار "پیغام صلح" میں "قادیانی پیر پرستوں کا نیا کارنامہ" کے عنوان سے لکھا "مارچ ۱۹۳۹ء میں محمودی گدی کو قائم ہوئے پچیس سال کا عرصہ گزر جائیگا۔ قادیانی اکابر ابھی سے اس کی سلور جوبلی منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں"۔ پھر "دین کی ضروریات سے بے اعتنائی" کے عنوان سے لکھا: "روپیہ جمع ہوگا۔ اور جناب خلیفہ صاحب کے حوالہ کر دیا جائیگا۔ اور وہ اسے اس طریق پر صرف کرینگے۔ جس طرح کہ پہلے قادیان میں تبلیغ اسلام کے نام پر جمع کئے ہوئے روپے کو برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس قادیانی دوست پیر پرستی کے نشہ میں دینی ضروریات سے بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ صرف پیر کی خوشنودی ان کے مدنظر ہے"۔

مگر اس طرح بغض و حسد اور کینہ و عداوت کا اظہار کرتے ہوئے جس چیز کو وہ قابل اعتراض اور "دین سے بے اعتنائی" قرار دے چکے ہیں۔ اب مولوی محمد علی صاحب خود اسے اختیار کر کے اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ رفروری کے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے مجرّب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے ۱۵ عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر درد۔ کوکھوں کا درد متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ)

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد زہر مہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ عقیق کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے حفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کیلئے مسیحائی اثر رکھتی ہے ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپیہ بارہ آنہ ۱۲/ ہے

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہیں۔ درد شکم اپھارہ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کیلئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت ۲۔ اونس کی شیشی ۱۲/ علاوہ محصول

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اصل سے صرف ½ قیمت لی جاوے گی

مندرجہ ذیل کتب تھوڑی بقایا ہیں۔ نئے ایڈیشن اب چھپنے چاہئیں۔ بقایا برائے نام قیمت پر ناظرین کے پیش کی جاتی ہیں یعنی صرف ½ قیمت لی جاوے گی۔ مگر ان کا آرڈر تین روپیہ سے کم کا نہ ہونا چاہیئے۔ جو کہ ایک روپیہ میں بھیجا جاوے گا۔ مندرجہ ذیل کتب کے علاوہ دوسری کتب بھی آپ کے آرڈر میں شامل ہوں گی۔ تو ان کی قیمت ماہ مارچ میں نصف لگالی جاوے گی۔ اور یہ کتب تین روپیہ سے کم قیمت کی ہونگی۔ تو قیمت نصف ہی لی جاوے گی۔

مفصل فہرست کتب مفت منگوا دیں

میرے ڈاکٹر چچا نے مجھے معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی یہ مضمون نام سے ہی ظاہر ہے قیمت اردو ۸/ ہندی ۸/

پرورش اطفال۔ اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے۔ جس کو واضح نہ کیا گیا ہو قیمت اردو ۱۴/ ہندی ایک روپیہ (۱۴/)

علاج الاطفال قیمت اردو دو روپے ہندی دو روپیہ آٹھ آنہ

رسالہ قبض۔ اس رسالہ کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح قبض کی وجوہات اس کی اقسام و ان کا علاج درج ہے۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۲/

کھشی روگ یعنی دق و سل۔ اس کے اندر حفظ صحت کے ایسے اصول ہیں جن کے باعث ہم دق یا ایسی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ قیمت ۲/ ہندی ۴/

رسالہ ہسٹریا (اختناق الرحم) ہسٹریا اس کی وجہ تسمیہ و علاج درج ہے۔ قیمت ۸/ ہندی ۸/

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون۔ پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے۔ سب اسمیں درج ہے قیمت اردو ۶/ ہندی ۶/

رسالہ دلچسپ طبی مضامین:۔ اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ قیمت اردو ۴/

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب۔ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۱۲/ ہندی ایک روپیہ چار آنے

رسالہ صحت کے دس اصول اس میں دس ایسے اصول درج ہیں۔ جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۲/

رسالہ غذا و صحت۔ غذا کے متعلق دلچسپ تحقیقات اس کے پڑھنے سے آپ صحت ور اغذیہ ہی کھائیں گے قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۱۴/

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت۔ ہپناٹزم سے دوسروں اور اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۴/

شباب جاودانی (من کی طاقت کے کرشمے) کس طرح آدمی ہمیشہ جوان رہ سکتا ہے قیمت مجلد اردو ۱۴/ ہندی ۱۴/

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب اس کتاب کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپی ہے ہر ایک ہندوستانی کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے صحت کے اصولوں کا مکمل و مفصل بیان ہے قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۲/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر ۲۔ اس میں تمباکو شراب چرس۔ افیون۔ گانجا وغیرہ کا ذکر ان کا زہر اتارنے کے علاج۔ طریق۔ ان کی عادات چھڑانے کی تراکیب درج ہیں۔ قیمت اردو (۶/) ہندی (۶/)

رسالہ زہروں کا علاج نمبر ۳۔ اسمیں سانپ بچھو بھڑ۔ مکھی۔ بھونرا۔ چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹے کا علاج درج ہے۔ ہاف ٹون اور قلمی تصاویر بھی ہیں قیمت ۶/

رسالہ آتشک با تصویر۔ از روئے ویدک یونانی ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح اسباب علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دئے گئے ہیں قیمت اردو تین روپے ہندی تین روپے

دانت اُنکی امراض و علاج اسمیں دانتوں کی تمام امراض کا مفصل بیان و علاج درج ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

علم و عمل کشتہ جات:۔ تمام دھاتوں اپدھاتوں کی صفائی تدبیر اور ان کے کشتہ جات تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (۸/)

دودھ اور دودھ کی اشیاء ہر قسم کے دودھ کے مفصل فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیا کا بیان و فوائد قیمت ۶/ ہندی ۶/

رسالہ چیچک۔ اس رسالے کے اندر چیچک کا مفصل بیان درج ہے قیمت اردو ۱۴/ ہندی ایک روپیہ

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر ۳۔ دیش اپکارک کے دو سال از اپریل ۱۹۰۷ء تا مارچ ۱۹۰۹ء کے مجربات کا مجموعہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر ۴۔ اسمیں اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے قیمت ۴/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر ۵ مجربات از اپریل ۱۹۱۲ء تا مارچ ۱۹۱۵ء قیمت سات روپیہ۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے حصہ اول ۴/ حصہ دوم ۴/

ویدک کے مشہور مرکبات۔ اس میں ویدک کی تمام مشہور ادویات کے تقریباً ڈیڑھ سو نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد ۱۴/ ہندی سوا روپیہ (۴/)

رسالہ خوراک۔ اسمیں خوراک کے متعلق مفید ہدایات از روئے ہندی ویدک یونانی و ایلوپیتھی درج کی گئی ہیں قیمت ۴/

ضروریات زندگی۔ انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے قیمت فی جلد ۸/ ہندی ۸/

ادویات باہ حصہ اول قیمت تین روپیہ
" دوم قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دھلی ۱۷ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ہوا۔ سرکاری اور نامزد ارکان کے علاوہ پراگریسو پارٹی کے صرف دو ممبر ایوان میں موجود تھے۔ صدر نے فنانس بل کی منظوری کے متعلق گورنر جنرل کا اعلان پڑھ کر سنایا۔ ایوان ۲۱ مارچ تک ملتوی ہو گیا۔

پانی پت ۱۷ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ چوک قلندر میں پھاگ کے جلوس کو گزرنے کی اجازت دیئے جانے کے خلاف احتجاج کے طور پر مسلمانوں نے ہڑتال کی

کلکتہ ۱۷ مارچ۔ ہولی کے دن کلکتہ کے نزدیک ایک کارخانہ کے مزدوروں میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس میں ایک شخص ہلاک اور ۱۶ مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان پر ہندوؤں نے رنگ پھینکا۔ جس سے مسلمانوں اور ہندوؤں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ جس میں لاٹھیوں اور پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔

لاہور ۱۷ مارچ۔ آج دو نیلی پوش احاطہ مسجد شہید گنج میں داخل ہو گئے۔ اور اذان دینا شروع کر دی۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔

کلکتہ ۱۷ مارچ۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے سر سکندر حیات خان کے بیان پر حسب ذیل بیان پریس کو دیا۔ میں سر سکندر حیات خان کی حکومت کا اس رویہ پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو ملک برکت علی کے مسودہ قانون کے متعلق اختیار کیا گیا ہے۔ حقیقتاً یہی صحیح راہ عمل ہو سکتی تھی میں سر سکندر حیات خان کو یقین دلاتا ہوں کہ مسئلہ مسجد شہید گنج کے حل میں کانگرس انہیں ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کو تیار ہے

لکھنؤ ۱۷ مارچ۔ گذشتہ آٹھ ماہ سے مطلقاً بارش نہ ہونے کے باعث ضلع آگرہ کے متعدد دیہات میں قحط کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ مویشیوں کے لئے چارہ نہ ملنے کی وجہ سے حالات نہایت تشویشناک ہیں۔

جالندھر ۱۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جالندھر چھاؤنی کی ایک مسجد کے باہر ایک نوجوان نے ایک مُلّا کو چھرے سے ہلاک کر دیا۔ حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور کے باپ اور مقتول کے درمیان کسی مذہبی مسئلہ پر جھگڑا ہو گیا تھا۔

وی آنا ۱۷ مارچ۔ آسٹریا پر جرمنی کے تسلط کے متعلق استصواب رائے عامہ کا اعلان ہو گیا ہے۔ کسی یہودی کو ووٹ دینے کی اجازت نہیں ہوگی اعلان کیا گیا ہے کہ رائے شماری ۱۰ اپریل کو ہو گی۔

روما ۱۷ مارچ۔ اٹلی کا سرکاری اخبار "پوپولو دی اطالیہ" لکھتا ہے کہ وی آنا میں ہر ہٹلر نے ملاقات کے دوران میں کہا۔ اٹلی نے جو کچھ کیا ہے میں اسے بھول نہیں سکتا۔ اس وقت ہماری دوستی مستحکم تر ہے۔ اور اگر کسی دن اٹلی کو ضرورت پڑی تو ہم اس کی دوستی کا ثبوت دیں گے۔

الٰہ آباد ۱۷ مارچ۔ آج یہاں شدید فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس میں دو اشخاص ہلاک اور ۱۰۰ کے قریب زخمی ہوئے۔ مقتولین میں ایک ہندو اور ایک مسلمان ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ لگا دی ہے۔ اور ایک ہفتہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے امن بحال کرنے کے لئے فوج بلائی گئی ہے فساد کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

امرت سر ۱۷ مارچ۔ آج امرتسر میں بند کمرے میں پنجاب کے کانگرسی لیڈروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں فتح دال کے واقعہ کے متعلق پنجاب اسمبلی میں تحریک التواء پر سر سکندر حیات خان کے بیان پر غور کیا گیا۔ بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ یونینسٹ حکومت کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن شروع کی جائے۔ معلوم ہوا ہے ڈاکٹر ستیہ پال نے صوبہ کی تمام کانگرس کمیٹیوں کو تار دیئے ہیں کہ وہ جلد سے جلد اپنے دو دو نمائندے امرتسر بھیجیں۔

ماسکو ۱۷ مارچ۔ مقدمہ بغاوت کے جن ۱۸ ملزموں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ انہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے

امرت سر ۱۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ موضع فتح وال کے واقعہ کے سلسلے میں اب تک ۴۲ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ ابھی ۲۰ اور گرفتاریاں عمل میں لائی جائینگی۔ جو اشخاص اس وقت گرفتار ہو چکے ہیں سب کانگرسی ہیں۔ اور جو ابھی گرفتار کئے جائینگے وہ بھی کانگرسی ہیں۔

کلکتہ ۱۷ مارچ۔ کلکتہ کی پولیس نیپال کے ایک رانا کی پندرہ سالہ لڑکی اور اس کی خادمہ کے اغوا کی واردات کی تفتیش میں مصروف ہے۔ ان ہردو کو بنارس چھاؤنی سے اغوا کیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی کو اس کے اتالیق نے چند بدمعاشوں کی امداد سے اغوا کیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ لڑکی کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی مالیت کے زیورات اور نقدی بھی لے گئے ہیں۔ ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

ننکانہ صاحب ۱۷ مارچ۔ ننکانہ صاحب میں اکالیوں اور نرمذہبی سکھوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے نقض امن کا اندیشہ ہو گیا تھا کشیدگی کی وجہ یہ تھی۔ کہ نرمذہبی سکھ چاہتے تھے کہ گوردواروں کے انتظامی امور میں انہیں بھی حصہ دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ۳۰ نرمذہبی سکھوں کو گرفتار کر لیا ہے

لنڈن ۱۷ مارچ۔ کل دارالعوام میں ہیجان پیدا ہو گیا جبکہ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ زیکوسلاویکیہ سے متعلق حکومت کی پالیسی ظاہر کریں۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ میں جلد بازی نہیں کروں گا۔ مزید کہا۔ کہ میں سر جان سائمن کے اس بیان پر کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ کہ زیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں برطانیہ پر بھی وہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو مجلس اقوام کے دوسرے ارکان پر عاید ہوتی ہے۔

برلن ۱۷ مارچ۔ ہر ہٹلر کے دست راست جنرل گورنگ نے اپنے اخبار میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس کو برلن میں ان کی آمد پر جو کچھ کہا گیا تھا۔ اب اس نے بین الاقوامی قانون پر مبنی حقیقت کی صورت اختیار کر لی ہے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ دارالامراء میں آسٹریا کے معاملہ پر حکومت کی طرف سے بیان دیتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا۔ آسٹریا کا مسئلہ مجلس اقوام کے سامنے پیش کرنا بیکار ہے۔ جنگ کے سوا اور کسی طریق سے حکومتیں واپس نہیں ہوا کرتیں۔ اور مجلس اقوام کے ارکان جنگ کے لئے تیار نہیں۔ پس حکومت کو تسلیم نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ آسٹریا آزاد ملک نہیں رہا بلکہ جرمنی کا ایک جزو بن گیا ہے۔ اب کسی نئے استصواب رائے عامہ کے نتیجہ کا انتظار فضول ہے۔ کیونکہ نتیجہ سب کو پہلے ہی سے معلوم ہے۔

میڈرڈ ۱۷ مارچ۔ حکومت ہسپانیہ نے بغاوت تخریبی اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیوں کے الزام میں مقدمات کی سماعت کے لئے میڈرڈ میں ایک سپیشل ٹریبونل قائم کر دیا ہے۔ ٹریبونل کے ججوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان الزامات میں گرفتار شدگان کے خلاف ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر مقدمات کا فیصلہ سنا دیں۔

لکھنؤ ۱۷ مارچ۔ حکومت یوپی نے جیلوں میں اصلاحات نافذ کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی بنائی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو جداگانہ جیل میں رکھا جائے۔ اور ان سے ویسا ہی سلوک کیا جائے جیسا کہ انگلستان میں اسے کلاس کے قیدیوں سے کیا جاتا ہے ۲۵ برس تک کی عمر کے قیدیوں کو جبری تعلیم دی جائے۔ سٹار کلاس اور بورسٹل جیلوں میں ریڈیو لگوائے جائیں تمباکو نوشی کرنے والے قیدیوں کو تمباکو دیا جائے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی